السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک دیوبندی تبلیغی خطب سے اکثر یہ واقعہ سننے میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب بیمار ہوئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہیں کام کے لیےگئے ہوئے تھے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی خادمہ کو فرمایا کہ میرے لیے غسل کا پانی اور کپڑے رکھوانہوں نے پانی رکھا اور حضرت فاطمہ نے غسل فرمایا۔ انہوں نے کہا میرے فلاں کپڑے نکالو، انہوں نے کالے کپڑے پہنے ۔ کہا : میری چارپائی کمرے کے بیچ میں کردو۔ بیچ کمرے کے کردی ۔لیٹ کرقبلے کی طرف منہ کرکے کہا : اب میں مررہی ہوں علی کو کہہ دینا میرا غسل ہوگیا ہے میرا کندھا بھی ننگا نہیں ہونا چاہیے جب حضرت علی آئے تو پیغام ملا توکہا اسی پر عمل ہوگا تو اسی طرح دفنا دیا گیا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ ضعیف ومنکر روایت ہے اسے امام احمد بن حنبلؒ نے محمد ابن اسحاق عن عبیداللہ بن علی بن ابی رافع عن ابیہ عن ام سلمیٰ "کی سند سے روایت کیا ہے ۔ (مسند احمد 6/461 ۔ 462ح 27615، اسد الغابۃ ج 5ص 590، معرفۃ الصحابہ لابی نعیم 6/3507ح 7944)

یہ سند ضعیف ومنکر ہے ۔ محمد بن اسحاق بن یسار مدلس ہیں اور روایت عن سے ہے ۔ عبیداللہ بن علی ابی رافع : لین الحدیث (ضعیف) ہے ۔ (التقریب : 4322)

علی بن ابی رافع : لین الحدیث (ضعیف) ہے ۔ (التقریب : 4322)

علی بن ابی رافع کی توثیق مجھے معلوم نہیں ہے ۔

یہی روایت ابن سعد (الطبقات 8/27) عمر بن شبہ (تاریخ المدینہ 1/108 ۔ 109)

ابن شاہین (632) اور ابن الجوزی (العلل المتناہیہ : 419، الوضوعات 3/277) نے "محمد بن اسحاق عن عبیداللہ (عبداللہ) (علی) بن علی (فلان) بن ابی رافع عن ابیہ عن امہ سلمی کی سند سے روایت کی ہے ۔

اس سند میں بھی محمد بن اسحاق مدلس اور ابن علی بن ابی رافع ضعیف ہے ۔ ابن الجوزی نے کہا : "ہذا حدیث لایصح" یہ حدیث صحیح نہیں ہے ۔ ذہبی نے کہا : "ہذا منکر" یہ منکر (روایت) ہے ۔ (سیر اعلام النبلاء 2/129 نیز دیکھئے مجمع الزوائد 9/211)

مصنف عبدالرزاق (3/411ح 6126 دوسرا نسخہ : 6152) الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم (5/356ح 2940) المعجم الکبیر للطبرانی (22/399ح 996) اور حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی (2/43) میں اس قصے کی تائید والا قصہ عبداللہ بن محمد بن عقیل سے مروی ہے ۔ یہ قصہ دووجہ سے ضعیف ہے :

1) عبداللہ بن محمد بن عقیل (قول راجح میں) جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے ۔

2) عبداللہ بن محمد بن عقیل نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا لہذا یہ سند منقطع ہے ۔ دیکھئے مجمع الزوائد للہیثمی (9/211) ونصب الرایہ (2/251 وقال : بسند ضعیف ومنقطع')

تنبیہ : مصنف عبدالرزاق اور الآحاد والمثانی میں عبدالرزاق کے استاد اور ابن عقیل کے شاگرد ہیں ۔

حافظ ابن کثیر نے کہا : "وما روي انہا اغتسلت قبل وفاتہا واوصت ان لا تغسل بعد ذلک فضعیف لایعول علیہ۔واللہ اعلم" اور جو روایت کیا گیا ہے کہ انھوں (سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہ) نے اپنی وفات سے پہلے غسل کیا اور یہ وصیت کی کہ اس کے بعد انھیں غسل نہ دیا جائے تو یہ ضعیف ہے ۔ اس پر اعتماد نہیں کیا جاتا ۔ واللہ اعلم (البدایہ والنہایۃ 6/338)

خلاصۃ التحقیق : یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ومنکر ہے لہذا مردود ہے ۔ اس کے مقابلے میں محمد بن موسیٰ (بن ابی عبداللہ الفطری ابو عبداللہ الدنی) نے کہا : فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو علی (رضی اللہ عنہا) نے غسل دیا تھا (طبقات ابن سعد 28/8 وتاریخ المدینہ 1/109)

اس روایت کی سند محمد بن موسیٰ (صدوق) تک صحیح ہے لیکن منقطع ہونے کی وجہ سے یہ بھی ضعیف ہے اس قسم کی ایک ضعیف روایت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے ۔

دیکھئے المستدرک للحاکم (3/163،164، ح 4769) حلیۃ الاولیاء (2/43) السنن الکبری للبیہقی (3/397) تاریخ المدینہ (1/109) اور التلخیص الجبیر (2/143ح 907 وقال : واسنادہ حسن)

بعض علماء کا سیدنا اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا والی روایت کو حسن قرار دینا محل نظر ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص517

محدث فتویٰ